



سوال

(340) حاملہ مطلقہ کی عدت وضع حمل یا ثلاثہ اشہر (تین مہینے) ہے؟

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

حاملہ مطلقہ کی عدت وضع حمل یا ثلاثہ اشہر (تین مہینے) ہے۔

الجواب بعون الوهاب بشرط صحیحہ السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

وضع حمل ہے۔ چاہے ایک گھڑی میں ہو جائے۔ بحکم ان یضعن حملھن (البلدیث امرتسر 24 رجب 1364 ہجری)

تعاقب

جلد 41 پرچہ 2 سوال نمبر 6 کے جواب میں جو آیت آپ نے لکھی ہے۔ اس میں غیر مدخولہ مطلقہ کا حکم ہے۔ جیسا کہ ثم طلقتموهن کا لفظ بتا رہا ہے۔ اور متوفی عنہا کی عدت چار ماہ دس دن قرآن نے بیان کی ہے۔ والذین یتوفون مستئم اس میں مدخولہ وغیر مدخولہ صغیرہ غیر صغیرہ سب شامل ہیں۔ اور اس پر لہجہ بھی ہے۔ ہاں اگر کوئی آیت یا حدیث صغیرہ متوفی عنہا کو اس آیت سے خارج کرے۔ کہ صغیرہ پر عدت نہیں۔ تو امانا وصدقاً ورنہ قرآن مجید کی آیت کے مقابل کسی کی فقہ قابل تسلیم نہیں۔ ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا فیصلہ جو حدیث کی کتابوں میں مرقوم ہے۔ کہ متوفی عنہا غیر مدخولہ پر عدت بھی ہے۔ اور اس کو میراث بھی ملے گی۔ احناف کے قول کا رد ہے۔ کہ صغیرہ متوفی عنہا پر عدت نہیں ہے۔ جیسا کہ فقہ کی کتابوں میں لکھا ہے حدیث ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی صحت شروع حدیث میں موجود ہے۔

جواب۔ میرا خیال تھا کہ عدت تعلق زوجین پر مبنی ہے۔ مطلقہ غیر مدخولہ پر عدت نہیں ہے۔ قیاس جلی یہ ہے کہ زوجہ متوفی عنہا غیر مدخولہ پر بھی عدت نہ ہو۔ چنانچہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قول بھی یہی ہے۔ تفسیر کبیر جلد 2 ص 278 ملاحظہ ہو۔ مگر چونکہ حدیث مرفوعہ اس بارے میں آگئی ہے۔ کہ زوجہ متوفی عنہا غیر مدخولہ پر بھی عدت ہے۔ اور خاوند کی وارث بھی ہے۔ مہر بھی پورا ہے اس لئے میں اپنے فتوے سے رجوع کرتا ہوں۔ مگر ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ جیسے جبر الامت کے مخالف ہونے کی وجہ سے اس مسئلہ کو لہجہ عامی نہیں سمجھتا۔ حدیث کی وجہ سے رجوع کرتا ہوں۔ مفصل بحث اس کی تفسیر ابن کثیر اور تفسیر فتح البیان اور تفسیر کبیر میں ملتی ہے۔ (البلدیث 2 جمادی الاخر 1363 ہجری)



هَذَا مَا عِنْدِي وَاللَّهُ أَعْلَمُ بِالصَّوَابِ

فتاویٰ ثنائیہ امرتسری

جلد 2 ص 328

محدث فتویٰ